روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 22/اکتوبر 2013ء 16 ذوالحج 1434 ہجری 22/اخاء 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 239

برائی کے پیچھے نیکی

حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔تم جہاں کہیں بھی ہو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور برائی (جو سرزد ہو چکی ہو) کے پیچھے نیکی کرو وہ نیکی اس برائی کو مٹادے گی اور لوگوں سے خوش اخلاقی سے پیش آؤ۔

(ترمذی ابواب البر والصلة باب ماجاء فی معاشرة الناس حدیث :1987)

اچھی بات کہنے،قول وفعل میں مطابقت،نیکیوں کے پھیلانے،بدیوں اور لغو باتوں اور مجالس سے اجتناب کرنے سے متعلق دینی تعلیم

اللہ کا تقویٰ اختیار کرو، پیچ دار بات نہ کہو بلکہ سچی، کھری اور سیدھی بات کیا کرو

اپنے گھروں کو ایم ٹی اے کے انعام سے فائدہ اٹھانے والا بنائیں تاکہ ہماری نسلیں اچھی تربیت کی وجہ سے احمدیت پر قائم رہنے والی ہوں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 18/اکتوبر 2013ء بمقام بیت الہدیٰ سڈنی آسٹریلیا کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 18/اکتوبر 2013ء کو بیت الہدیٰ سڈنی آسٹریلیا میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔حضور انور نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ بنی اسرائیل آیت 54 کی تلاوت و ترجمہ کے بعد فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے اس آیت میں اپنے بندوں کو ایک پیغام دیا ہے کہ وہ بات کہو جو سب سے اچھی ہے۔خدا تعالیٰ کے عبد بننے کے لئے ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ کے ہر حکم کو مانیں، اپنے ایمانوں کو مضبوط کریں۔ایک مومن کے قول و فعل میں تضاد نہیں ہونا چاہئے، یہ اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں۔حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ انسان کی گفتگو سچے دل سے نہ ہو اور عملی طاقت اس میں نہ ہو تو وہ اثر پذیر نہیں ہوتی۔

حضور انور نے فرمایا خدا تعالیٰ مومنوں کی جماعت کیلئے فرماتا ہے کہ تم بہترین قوم ہو، تم نیکی کی ہدایت کرتے اور برائیوں سے روکتے ہو اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو، پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے بندے جھوٹی گواہیاں نہیں دیتے اور لغو مجلسوں میں شامل نہیں ہوتے۔پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور پیچدار بات نہ کہو بلکہ سچی، کھری اور سیدھی بات کہو۔اگر ان باتوں پر عمل ہو تو ہمارے گھروں کے جھگڑوں سے لے کر دوسرے معاشرتی جھگڑوں تک ہر ایک کا خاتمہ ہو جائے۔عدالتوں یا قضاء میں جانے کی ضرورت نہ ہو اور صلح و صفائی کی فضا ہر طرف قائم ہو جائے فرمایا کہ لغو مجالس سے فوراً اٹھ جاؤ، بعض دفعہ گھروں یا باہر کی مجلسوں میں نظام کے خلاف باتیں ہو رہی ہوتی ہیں۔فرمایا کہ اگر عہدیداروں کے خلاف باتیں ہیں تو مجھ تک پہنچائیں لیکن مجلسوں میں بیٹھ کر جب آپ باتیں کرتے ہیں تو لغو باتیں بن جاتی ہیں اس سے اصلاح نہیں ہوتی بلکہ فتنہ اور فساد اور مزید جھگڑے پیدا ہوتے ہیں۔پھر فرمایا کہ ٹی وی اور انٹرنیٹ پر گندی اور غلیظ فلمیں ڈانس اور گانے اور پھر فیس بک یا ٹویٹر یا کمپیوٹر پر چیٹنگ وغیرہ پر مجالس لگی ہوتی ہیں اور بعض دفعہ ایسی بیہودہ اور ننگی باتیں ہو رہی ہوتی ہیں کہ کوئی شریف آدمی دیکھ اور سن نہیں سکتا۔بڑے اچھے خاندانوں کے لڑکے لڑکیاں اس میں شامل ہوتے ہیں اور اپنے ننگ ظاہر کر رہے ہوتے ہیں۔پس ایک احمدی کے لئے ان سب چیزوں سے بچنا بہت ضروری ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہر انسان کا ایک مطمح نظر ہوتا ہے جسے وہ اپنے پر مسلط کر لیتا ہے۔تمہارا مطمح نظر یہ ہو کہ تم نیکیوں میں آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔فرمایا کہ اگر نیکیوں میں بڑھنے کی کوشش ہو گی تو قول اور عمل دونوں احسن ہوں گے۔شیطان انسان کا کھلا کھلا دشمن ہے۔شیطان کے حملے سے بچنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رات کو سوتے وقت سورۃ الفلق اور الناس کو تین دفعہ پڑھ کر اپنے اوپر پھونکا کرو۔

حضور انور نے فرمایا کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد احسن قول سے ہی ادا ہو سکتے ہیں۔جماعت احمدیہ کا نعرہ ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' سے غیر لوگ بھی متاثر ہوتے ہیں اور اس کا اظہار بھی کرتے ہیں لیکن اگر ہم آپس میں اس کا اظہار نہ کر رہے ہوں تو یہ نعرہ بے فائدہ ہے اور پھر خدا تعالیٰ کا مومنوں کے متعلق یہ ارشاد بھی ہے کہ **رحماء بینھم** پس ایک دوسرے سے بہت رحم، محبت اور رأفت کا سلوک کرو۔فرمایا کہ اس نعرے کا حقیقی اثر تبھی ہو گا جب ہم اپنے گھروں میں اور اپنے ماحول میں پیار و محبت اور رحم اور رأفت کی فضا پیدا کریں گے۔ایک دوسرے سے درگزر کا سلوک کریں گے۔حضور انور نے فرمایا کہ اپنے گھروں کو ایم ٹی اے کے انعام سے فائدہ اٹھانے والا بنائیں۔جو اللہ تعالیٰ نے ہماری تربیت کے لئے ہماری علمی اور روحانی اضافے کے لئے ہمیں دیا ہے تاکہ ہماری نسلیں احمدیت پر قائم رہنے والی ہوں۔پس اپنے آپ کو اور اپنی اولادوں کو بھی ایم ٹی اے کے ساتھ جوڑیں۔ایم ٹی اے کی ایک برکت یہ بھی ہے کہ یہ جماعت کو خلافت کی برکات سے جوڑنے کا بھی بہت بڑا ذریعہ ہے۔

حضور انور نے جماعت احمدیہ آسٹریلیا کو دعوت الی اللہ کے میدان میں بھرپور کوشش کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ پہلے اپنے قول و فعل کو ایک کرنا ہو گا۔احسن قول کہنے والا عمل صالح کرنے والا بھی ہو اور **سمعنا و اطعنا** پر عمل پیرا ہو۔فرمایا آسٹریلیا کی جماعت میں دعوۃ الی اللہ کی کوششوں میں بہت کمی ہے اور فکرمندی کا اظہار کرتے ہوئے ان کوششوں کو مزید تیز کرنے پر زور دیا۔حضور انور نے آخر پر محترمہ صاحبزادی امۃ المتین صاحبہ کی وفات پر مرحومہ کے کوائف، آپ کی خوبیاں و خصائل اور جماعتی خدمات کا تذکرہ فرمایا اور نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد مرحومہ کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا بھی اعلان فرمایا۔

ایم ٹی اے کے ذریعے آواز ہر گھر پہنچ رہی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

''ایم ٹی اے نے تمام دنیا میں وہ آواز پہنچا دی ...... پہلے تو (بیت) اقصیٰ ربوہ میں خلیفۃ المسیح کا خطبہ سنتے تھے اب ہر شہر میں، ہر گاؤں میں، ہر گھر میں یہ آواز پہنچ رہی ہے''

(خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 250)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء
مرسلہ: نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ)

آرتھوپیڈک سرجن کی آمد

مکرم ڈاکٹر عباس باجوہ صاحب آرتھوپیڈک سرجن مورخہ 27/اکتوبر 2013ء کو فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ضرورت منداحباب سے گزارش ہے کہ وہ ڈاکٹر صاحب کی خدمات سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور قبل از وقت پرچی روم سے رابطہ کر کے پرچی بنوالیں۔مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

نیلامی سامان

دفتر نظامت جائیداد کے سٹور میں ناکارہ سامان کی نیلامی مورخہ 28/اکتوبر 2013ء کو صبح 8 بجے ویئر ہاؤس دارالنصر وسطی ربوہ میں ہوگی خواہشمند حضرات استفادہ فرمائیں۔نیلامی کی رقم موقع پر ادا کرنا ہوگی۔

سامان نیلامی

اے سی، بیٹریاں، ٹیلی فون سیٹ، واٹر کولر، سکریپ لوہا و لکڑی، متفرق سامان بجلی و پلاسٹک۔

(ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ پاکستان)

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

حضور انور کا جلسہ سالانہ یوکے 2013ء سے اختتامی خطاب

بطرز سوال و جواب

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

ان جوابات کے سوالات مورخہ 28 ستمبر 2013ء کے روزنامہ الفضل میں شائع ہو چکے ہیں

س: حضور انور نے یہ خطاب کب اور کہاں ارشاد فرمایا؟

ج: حضور انور نے یہ خطاب یکم ستمبر 2013 بمقام حدیقۃ المہدی آلٹن لندن میں فرمایا۔

س: خطاب کے آغاز میں حضور انور نے کون سی آیت تلاوت فرمائی؟

ج: حضور انور نے سورۃ الحج کی آیت 79 کی تلاوت فرمائی جس کا ترجمہ ہے۔ ’’اور اللہ کے تعلق میں جہاد کرو جیسا کہ اس کے جہاد کا حق ہے اس نے تمہیں چن لیا ہے اور تم پر دین کے معاملات میں کوئی تنگی نہیں ڈالی۔ یہی تمہارے باپ ابراہیم کا مذہب تھا۔ اس یعنی اللہ نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے اس سے پہلے بھی اور اس قرآن میں بھی تا کہ رسول تم سب پر نگران ہو جائے اور تا کہ تم تمام انسانوں پر نگران ہو جاؤ۔ پس نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور اللہ کو مضبوطی سے پکڑ لو وہی تمہارا آقا ہے پس کیا ہی اچھا آقا اور کیا ہی اچھا مددگار ہے۔‘‘ (الحج:79)

س: حضرت مسیح موعود کے بیان کردہ اسلام کے لغوی اور اصطلاحی معانی بیان کریں؟

ج: فرمایا! آپ اسلام کے لغوی معنی اور اس کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ’’واضح ہو کہ لغت عرب میں اسلام اس کو کہتے ہیں کہ بطور پیشگی ایک چیز کا مول دیا جائے اور یا یہ کہ کسی کو اپنا کام سونپیں اور یہ کہ صلح کے طالب ہوں اور یا یہ کہ کسی امر یا خصومت کو چھوڑ دیں اور اصطلاحی معنی اسلام کے یہ ہیں کہ مسلمان وہ ہے جو خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے تمام وجود کو سونپ دیوے۔...... مطلب یہ ہے کہ اعتقادی اور عملی طور پر محض خدا تعالیٰ کا ہو جاوے۔ اعتقادی طور پر اس طرح سے کہ اپنے تمام وجود کو در حقیقت ایک ایسی چیز سمجھ لے جو خدا تعالیٰ کی شناخت اور اس کی اطاعت اور اس کے عشق اور محبت اور اس کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے بنائی گئی ہے اور عملی طور پر اس طرح سے کہ خالصاً للہ حقیقی نیکیاں جو ہر ایک قوت سے متعلق اور ہر ایک خداداد توفیق سے وابستہ ہیں بجالاوے۔

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 57,58)

س: (دین حق) کا درد رکھنے والے اللہ کے حضور کیا دعا کرتے ہیں؟

ج: فرمایا! (دین حق) کا درد رکھنے والے بے چین ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے گڑگڑا کر دعا کرتے ہیں کہ اے خدا اس خوبصورت نام اور اس خوبصورت تعلیم کے عملی نمونے ہم کہاں حاصل کریں۔

س: (دین حق) اور ایمان کے ضمن میں حضور انور نے کیا حوالہ پیش فرمایا؟

ج: فرمایا! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ’’تم کہہ دو کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس پر جو ہماری طرف اتارا گیا اور جو ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور اس کی اولاد کی طرف اتارا گیا اور جو موسیٰ اور عیسیٰ کو دیا گیا اور اس پر بھی جو سب نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے عطا کیا گیا ہم ان میں سے کسی کے درمیان بھی فرق نہیں کرتے اور ہم اسی کے فرمانبردار ہیں۔‘‘ (البقرہ:137) اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ (-) وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے تمام انبیاء پر ایمان لاتا ہے۔

س: اللہ تعالیٰ نے ایک مومن کی کیا نشانی بیان فرمائی ہے؟ اور یہ نشانی احمدیت کے حق میں کس طرح پوری ہوتی ہے؟

ج: فرمایا! پھر اللہ تعالیٰ نے (مومن) کی ایک نشانی یہ بتائی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے پیغام کو دنیا میں پہنچاتے ہیں۔ عمل صالح بجالانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات کے کامل فرمانبردار بننے کی کوشش کرتے ہیں۔ فرمایا ہے کہ ’’اور بات کہنے میں اس سے بہتر کون ہو سکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک اعمال بجالائے اور کہے کہ میں یقیناً کامل فرمانبرداروں میں سے ہوں۔‘‘ (سورۃ حمٓ سجدہ: 34) آج روئے زمین پر کوئی جماعت ہے جو من حیث الجماعت (دعوت الی اللہ) کے کام کو سرانجام دے رہی ہے۔ کون ہے جو خدا تعالیٰ اور (ایمان) کی طرف بلا رہا ہے؟ کون ہے جو آنحضرتؐ کی بلند شان دنیا پر ظاہر کر رہا ہے؟

س: ایک شخص کے لا الٰہ الا اللّٰہ کہنے کے باوجود ایک صحابی نے اسے قتل کر دیا اس پر آنحضرت ﷺ نے کیا ردعمل ظاہر فرمایا؟

ج: حضرت اسامہ بن زید سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے ہمیں ایک مہم پر بھیجا صبح کے وقت ہم جہینہ کے حرقات ایک جگہ کا نام ہے پہنچے وہاں ایک شخص کو میں نے جالیا۔ اس نے کہا لا الٰہ الا اللّٰہ مگر میں نے اسے نیزا مارا پھر اس سے میرے دل میں خلش پیدا ہوئی تو میں نے اس کا ذکر نبی کریمؐ سے کیا تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ کیا اس نے لا الٰہ الا اللّٰہ کہا اور تم نے اسے قتل کر دیا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ تو اس نے ہتھیار کے ڈر سے کہا تھا فرمایا تم نے کیوں اس کا دل نہ چیرا تا کہ تم جان لیتے کہ اس نے یہ دل سے کہا تھا یا نہیں۔ آپ ﷺ میرے سامنے یہ بات دہراتے رہے یہاں تک کہ میں نے خواہش کی کاش میں نے اس دن ہی اسلام قبول کیا ہوتا۔

س: برکینا فاسو کے ایک شخص کے قبولیت احمدیت کے واقعہ کی حضور انور نے کیا تفصیل بیان فرمائی؟

ج: فرمایا! برکینا فاسو سے ایک شخص لکھتے ہیں کہ میں ایک لامذہب شخص تھا ایک دن دل میں خیال آیا کہ کوئی مذہب اختیار کرلوں۔ کہتے ہیں کہ اتفاقاً ایک دن ان کی ملاقات ہمارے معلم صاحب سے ہوئی ان کے گھر کے ریڈیو پر خطبہ لگا ہوا تھا انہوں نے وہ سنا خطبہ کے الفاظ اور انداز اور (دین حق) کی ایسی حسین تعلیم میں نے (انہوں نے کہا) کبھی کہیں سے نہیں سنی اور اس خطبہ نے میرے دل پر ایسا اثر کیا کہ مجھ سے رہا نہ گیا اور میں تمام فیملی سمیت احمدیت میں داخل ہو گیا۔

س: نائیجر سے ایک دوست کے قبول احمدیت کا واقعہ بیان کریں؟

ج: فرمایا! پھر ابوزیدی حسین صاحب جن کا تعلق نائیجر سے ہے اور بیلجئیم میں رہتے ہیں بیلجئیم سے جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہونے کے لئے آئے انہوں نے بتایا کہ جلسے میں آنے سے قبل میں احمدی نہیں تھا لیکن جلسے نے میری کایا پلٹ دی ہے اب میں کہتا ہوں کہ سب کو اس جماعت میں شامل ہونا چاہئے کیونکہ یہ جماعت اسی حقیقی (دین حق) پر عمل پیرا ہے جو آنحضرتؐ نے ہمیں دیا تھا وہ کہتے ہیں کہ میں اس بات پر فخر محسوس کرتا ہوں کہ میں بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہو رہا ہوں چنانچہ یہ دوست بھی اتوار کو جو اس دن بیعت ہوئی تھی شامل ہو گئے۔

س: ایک شہر کے میئر نے جماعت احمدیہ کے متعلق کن تأثرات کا اظہار کیا؟

ج: میئر سٹی ریڈ لینڈ لاس اینجلز کے قریب۔ کہتے ہیں کہ خلیفہ وقت کا خطاب سننے سے پہلے مجھے جماعت احمدیہ کے متعلق بہت کم تجربہ تھا میں نے اپنی ساری زندگی تعلیم حاصل کرنے میں گزاری ہے اس لحاظ سے مجھ پر ایک نئے پہلو کا انکشاف ہوا کہ کس طرح (دین حق) کی حقیقی تعلیمات دنیا میں امن اور برداشت پھیلانے میں مد ہو سکتی ہیں مجھے امام جماعت کی اس بات سے اتفاق ہے کہ امن اس وقت تک نہیں حاصل کیا جا سکتا جب تک جابرانہ نکتہ نظر اور ظلم کا خاتمہ نہیں ہو جاتا۔ میں امام جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ میں اس دنیا کو بہتر جگہ بنانے کی خاطر اپنی زندگی ان کے بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق گزاروں گا۔

س: (دین حق) کا نام و مقام بلند کرنے میں جماعت احمدیہ کے کردار کو حضور انور نے کن الفاظ میں بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! جیسا کہ میں نے آج اور کل مثالیں دی تھیں کہ آج دلائل اور براہان اور منطقی طریق پر جس طرح جماعت احمدیہ (دین حق) کا مقام بلند کر رہی ہے (دین حق) کا پیغام دے رہی ہے دنیا میں (دین حق) کا کوئی اور فرقہ، گروہ یا عالم نہیں دے رہا۔ ہم (مومن) ہیں خدا تعالیٰ کے اس فرمان کے مطابق جس کا ادراک ہمیں خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کی جماعت میں شامل فرما کر دیا...... آج روئے زمیں پر جماعت احمدیہ کے علاوہ کوئی جماعت نہیں جو بحیثیت جماعت تمام دنیا میں قیام نماز کا اہتمام کر رہی ہو۔ کوئی جماعت نہیں جو دین کی خاطر مالی قربانی اور زکوٰۃ کا اہتمام کر رہی ہو۔ کوئی جماعت نہیں جو خلافت راشدہ کے ساتھ جڑ کر خدا تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہو پس آج ہمیں بھی اس نظام سے جڑنے کی وجہ سے یہ خوشخبری ہے کہ تم (مومن) اور حقیقی (مومن) ہو اللہ تعالیٰ تمہارا مولیٰ ہے اور تمہارا مددگار ہے...... پس کیا ہی اچھا آقا اور کیا ہی اچھا مددگار ہے۔ آج اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت تمہارے ساتھ ہے۔

س: جلسہ سالانہ یو کے میں شاملین کی تعداد کتنی تھی؟ نیز کتنے ممالک نے شرکت کی؟

ج: فرمایا! اس سال جلسہ سالانہ کی جو کل حاضری ہے وہ 31205 ہے اور 89 ممالک کی شرکت ہے پچھلے سال سے تقریباً چار ہزار زیادہ ہے۔

بسلسلہ اردو زبان

اردو کے ضرب المثل اشعار

لاکھوں ہی مسافر چلتے ہیں منزل پہ پہنچتے ہیں دو ایک
اے اہلِ زمانہ قدر کرو نایاب نہ ہوں کمیاب ہیں ہم

جہاں تک ہو بسر کر زندگی عالی خیالوں میں
بنا دیتا ہے کامل بیٹھنا صاحب کمالوں میں

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

اس وقت دنیا کے حالات بڑی تیزی سے تباہی کی طرف بڑھ رہے ہیں اور خاص طور پر شام کے حالات کی وجہ سے نہ صرف شام بلکہ عرب دنیا میں جو حالات ہیں اُس کی وجہ سے بہت زیادہ تباہی پھیل سکتی ہے۔ اگر شام کی جنگ میں بیرونی طاقتیں شامل ہوئیں تو پھر صرف عرب دنیا ہی نہیں بلکہ بعض ایشین ممالک کو بھی بہت زیادہ نقصان پہنچے گا۔ یہ جنگ صرف شام کی جنگ تک محدود نہیں رہے گی بلکہ یہ عالمی جنگ کا پیش خیمہ ہوسکتی ہے

ہم احمدیوں کو دنیا کو تباہی سے بچانے کے لئے بہت زیادہ دعاؤں کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ ہمارے پاس دعا کے علاوہ کوئی ذریعہ نہیں ہے جس سے ہم دنیا کو تباہی سے بچانے کی کوشش کرسکیں

مسلمان ممالک کی بگڑتی ہوئی صورتحال اور عالمی حالات کا بصیرت افروز تجزیہ اور امن عالم کے قیام کے لئے دینی تعلیمات کو اپنانے کی طرف توجہ دینے کی تاکید

ہر ملک میں رہنے والے احمدی کا اپنے ملک سے وفا کا یہ تقاضا ہے اور خاص طور پر ہر وہ احمدی جوان مغربی ممالک میں رہ رہا ہے کہ ان سیاستدانوں کو آنے والی تباہی سے ہوشیار کریں

دینی تعلیم اور بالخصوص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے حوالہ سے حُکّام اور رعایا کو ظلم سے باز رہنے اور انصاف کو اپنانے کی بابت اہم نصائح کا تذکرہ

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 13 ستمبر 2013ء بمطابق 13 تبوک 1392 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح۔لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

اس وقت دنیا کے حالات بڑی تیزی سے تباہی کی طرف بڑھ رہے ہیں اور خاص طور پر شام کے حالات کی وجہ سے نہ صرف شام بلکہ عرب دنیا میں جو حالات ہیں اُس کی وجہ سے بہت زیادہ تباہی پھیل سکتی ہے۔ اگر شام کی جنگ میں بیرونی طاقتیں شامل ہوئیں تو پھر صرف عرب دنیا ہی نہیں بلکہ بعض ایشین ممالک کو بھی بہت زیادہ نقصان پہنچے گا۔ اس بات کو نہ عرب حکومتیں سمجھنے کی کوشش کر رہی ہیں، نہ دوسرے ممالک اور بڑی طاقتیں سمجھنے کی کوشش کر رہی ہیں کہ یہ جنگ صرف شام کی جنگ تک محدود نہیں رہے گی بلکہ یہ عالمی جنگ کا پیش خیمہ ہوسکتی ہے۔

پس احمدیوں کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کے ماننے والے ہیں، جو اپنے آقا و مطاع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں دنیا کو خدا تعالیٰ سے جوڑنے اور امن اور بھائی چارہ قائم کرنے کے لئے آئے تھے، دنیا کو تباہی سے بچانے کے لئے بہت زیادہ دعاؤں کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ ہمارے پاس دعا کے علاوہ کوئی ذریعہ نہیں ہے جس سے ہم دنیا کو تباہی سے بچانے کی کوشش کرسکیں۔

ظاہری کوشش کے لحاظ سے جو تھوڑی بہت ظاہری کوششیں ہیں، ہم دنیا کو اور بڑی طاقتوں کو ان خوفناک نتائج سے ہوشیار کر سکتے ہیں جو ہم کر بھی رہے ہیں۔ دنیا کے جو سیاستدان اور حکومتیں ہیں ان کو جہاں تک ہوسکتا ہے میں بھی ہوشیار کرتا رہتا ہوں، کر رہا ہوں اور اس پیغام کو افرادِ جماعت نے بھی میرے ساتھ وسیع پیمانے پر دنیا کے ملکوں میں پھیلایا ہے۔ یہ لیڈر اور سیاستدان بڑے زور شور سے اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ آپ کا پیغام عین وقت کی ضرورت ہے اور ہم بالکل آپ کی تائید کرتے ہیں لیکن جب اس پیغام پر عملی اظہار کا موقع آتا ہے تو بڑی طاقتوں کی ترجیحات بدل جاتی ہیں۔ لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا یہ تو ظاہری کوشش ہے، اصل ہتھیار تو ہمارے پاس ہر کام کرنے کے لئے، اللہ تعالیٰ کے فضل کو سمیٹنے کے لئے دعا کا ہے جس کی طرف احمدیوں کو ان حالات میں بہت زیادہ توجہ دینی چاہئے۔ انسانیت کے لئے عموماً اور امّتِ (۔) کے تباہی سے بچنے کے لئے خصوصاً ہمیں دعائیں کرنی چاہئیں۔

حضرت مصلح موعود نے آج سے اٹھاسی سال پہلے تقریباً 1925ء میں اُس وقت شام کے جو حالات تھے پر خطبہ دیا تھا اور بتایا تھا کہ دمشق کی تاریخ بڑی پرانی ہے۔ اسلام سے پہلے بھی یہ شہر بہت سے دینوں کا مرکز رہا ہے یا اس کی اہمیت رہی ہے۔ اسلام میں بھی بڑے عرصے تک یہ دارالخلافہ رہا ہے اور اس شہر میں اکثر پرانے مذاہب کی یادگاریں تھیں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا 1925ء میں حضرت مصلح موعود نے اس شہر کے بارے میں یا شام کے بارے میں خطبہ دینے کی وجہ یہ بتائی کہ اُس وقت جو حالات تھے وہ یہ تھے کہ دروزیوں نے جو وہاں ایک قبیلہ ہے، انہوں نے آزادی کی آواز اُٹھائی اور اس آواز پر وہاں کے باقی مسلمان بھی شامل ہو گئے۔ وہ لوگ پہاڑوں میں رہنے والے تھے لیکن باقی مسلمان جو شہروں میں رہنے والے تھے وہ بھی شامل ہو گئے جبکہ اُس وقت وہاں فرانسیسیوں کی حکومت تھی۔ یہ بھی آپ نے تجزیہ کیا کہ انتظامی لحاظ سے فرانسیسی حکومت تھی گو بعض فیصلوں کے لحاظ سے مفتی یا مولوی بھی حاکم تھے اور اس طرح دو تین طرز کے وہاں حکمران تھے، لیکن بہرحال جو سیاسی حکومت تھی وہ فرانس کے تحت تھی اور جو مفتی حاکم تھے وہ یہ کہ اگر کسی لٹریچر کو چھاپنے کی اجازت ہوتی یا کسی مذہبی کتاب کو چھاپنے کی اجازت ہوتی اور اگر مفتی اُس کے بارے میں کچھ کہہ دیتا تو گورنر بھی کچھ نہیں کرسکتا تھا۔ حضرت مصلح موعود نے مثال دی کہ جماعت احمدیہ نے وہاں لٹریچر شائع کرنے کی گورنر سے اجازت لی اور یہ چھپ بھی گیا لیکن مفتی نے چھپنے کے بعد اُسے Ban کر دیا۔ گورنر کو شکایت کی گئی تو اُس نے کہا کہ اس معاملے میں میرا کوئی اختیار نہیں۔ یہ اختیار تو مفتی کے پاس ہے۔ تو بہرحال فرانس کی انتظامی حکومت تھی۔ سیاسی طور پر اگر کوئی اُس کے خلاف آواز اُٹھاتا تو اس سے سختی سے نپٹا جاتا۔ اُس وقت اُس کے خلاف بغاوت یا آزادی کی آواز جب مقامی لوگوں نے اُٹھائی تو فرانس کی حکومت نے دمشق پر بہت بڑا ہوائی حملہ کیا۔ کہتے ہیں کہ ستاون اٹھاون گھنٹے تک بم برسائے گئے اور شہر کی تاریخ کو، اُس کی تاریخی عمارات کو ملیامیٹ کر کے رکھ دیا گیا۔ ہزاروں لوگ مارے گئے۔ یہ شہر کیوں برباد کیا گیا؟ کیوں وہ لوگ مارے گئے؟ اس لئے کہ وہ غیر حکومت سے آزادی چاہتے تھے۔

حضرت مسیح موعود کا ایک الہام بھی ہے کہ ''بَلاءِ دِمشق'' تو حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ اُس وقت اس ہوائی حملے سے جو دمشق کی حالت تھی اس سے حضرت مسیح موعود کا یہ الہام بھی پورا ہوا کہ تمام تاریخی عمارات، تمام مذاہب کی تاریخ، سب ملیا میٹ کر دی گئی۔ کیونکہ اس سے بڑی بلا اور تباہی اس سے پہلے کبھی دمشق پر نہیں آئی تھی۔ یہ بلا آئی تھی غیروں کے ہاتھوں، جیسا کہ مَیں نے کہا کہ فرانس نے حملہ کیا۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد نمبر 9 صفحہ نمبر 324 تا 334 خطبہ جمعہ 13 نومبر 1925ء مطبوعہ فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

بعض الہامات کئی مرتبہ بھی پورے ہوتے ہیں۔ وہ بَلا جو غیروں کے ہاتھوں آئی اور شہر کو تباہ کر دیا وہ ستاون اٹھاون گھنٹے رہی جس میں کوئی کہتا ہے دو ہزار لوگ مارے گئے، کوئی کہتا ہے بیس ہزار لوگ مارے گئے، لیکن کہا جاتا ہے محتاط اندازہ یہی ہے کہ اُس وقت سات آٹھ ہزار لوگ بہرحال مارے گئے۔ لیکن افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ یہ بلا جو غیروں کے ہاتھوں سے آئی تھی، اُس میں تو یہ نقصان ہوا۔ لیکن ایک بَلا اب بھی آئی ہوئی ہے جو اپنے کے ہاتھ آئی ہے اور گزشتہ تقریباً دو اڑھائی سال سے یہ دمشق میں اور شام میں تباہی پھیلا رہی ہے۔ پورے شام کو اس نے اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ لاکھ سے اوپر لوگ مارے گئے ہیں، محتاط اندازہ ہے، بعض کہتے ہیں اس سے بھی زیادہ ہے اور ملینز میں لوگ ایسے ہیں جو بے گھر ہوئے ہیں۔ گھر بھی کھنڈر بنے ہیں، بازار بھی کھنڈر بن رہے ہیں، صدارتی محل پر بھی گولے برسائے گئے ہیں، ائیر پورٹس پر بھی گولے برسائے گئے۔ مختلف عمارات پر گولے برسائے گئے، غرض کہ کوئی بھی محفوظ نہیں۔

حکومت کے جو فوجی ہیں وہ شہریوں کو مار رہے ہیں اور شہری حکومتی کارندوں کو مار رہے ہیں، ان میں فوجی بھی شامل ہیں اور دوسرے بھی شامل ہیں۔ علوی جو ہیں وہ سنّیوں کو مار رہے ہیں اور سنّی جو ہیں وہ علویوں کو مار رہے ہیں۔ اور یہ سب لوگ جو ہیں ایک کلمہ پڑھنے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ یہ آزادی کے نام پر جو کوشش وہاں ہو رہی ہے، جو حکومت کے مخالف ہیں، عوام ہیں جن میں بڑی تعداد سنّیوں کی ہے وہ جو کوشش کر رہے ہیں، اُن میں اس کوشش میں ان کی مدد کے نام پر دہشتگرد گروہ بھی شامل ہو گئے ہیں۔ جو نقصان ان لوگوں سے، ان گروہوں سے، دہشتگرد گروہوں سے ملک کو پہنچنا ہے، اُس کا تو بعد میں پتہ چلے گا۔ بہرحال افسوس یہ ہے کہ یہ بلا جو اس دفعہ آئی ہے، یہ خوفناک شکل اختیار کرتی چلی جا رہی ہے اور یہ لوگ نہیں جانتے کہ آزادی کے نام پر عوام اور امن قائم کرنے کے نام پر حکومت ایک دوسرے پر ظلم کر کے اور آپس میں لڑ کر اتنے کمزور ہوتے چلے جا رہے ہیں کہ اب بڑی طاقتیں آزادی دلوانے، ظلم ختم کرنے اور امن قائم کرنے کے نام پر اپنے مفادات حاصل کرنے کے لئے بھرپور کوشش کریں گی اور کر رہی ہیں۔ لیکن یہ نہیں جانتے کہ یہ کوششیں دنیا کو بھی تباہی کی لپیٹ میں لے سکتی ہیں۔ شام کی حکومت کے ساتھ بھی بعض بڑی حکومتیں ہیں۔ اسی طرح اُس ریجن کی بھی بعض حکومتیں جو شام کی حکومت کی مدد کر رہی ہیں یا پشت پناہی کر رہی ہیں یا اُن کی حمایت کر رہی ہیں۔ اسی طرح جو حکومت کے مخالف گروپ ہیں، اُن کے ساتھ بھی حکومتیں کھڑی ہیں بلکہ بڑی طاقتیں اُن کے ساتھ زیادہ ہیں۔ اس صورتحال نے جیسا کہ مَیں نے کہا بڑے خطرناک حالات پیدا کر دیئے ہیں۔

لیکن افسوس تو (-) ممالک پر ہے جو اُس تعلیم پر عمل کرنے کا دعویٰ کرنے والے ہیں جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ یہ فرمایا تھا کہ یہ اپنے کمال کو پہنچ چکی ہے، اُس امّت سے وابستہ ہونے کا دعویٰ کرنے والے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے خیرِ امّت کہا ہے ....۔ ایسے حالات میں قرآنِ کریم کی تعلیم کیا کہتی ہے۔ اگر ایسے حالات پیدا ہوں، دو گروہ اور دو جماعتیں لڑ پڑیں تو اللہ تعالیٰ کیا فرماتا ہے؟ فرماتا ہے کہ (-) (الحجرات:10) اور اگر مومنوں میں سے دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کرواؤ۔ پس اگر ان میں سے ایک دوسری کے خلاف سرکشی کرے تو جو زیادتی کر رہی ہے اس سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے فیصلہ کی طرف لوٹ آئے۔ پس اگر وہ لَوٹ آئے تو ان دونوں کے درمیان عدل سے صلح کرواؤ اور انصاف کرو۔ یقیناً اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے عدل سے صلح کرواؤ اور انصاف کرو۔ اور اللہ تعالیٰ نے انصاف کا معیار بھی اتنا اونچا مقرر فرمایا ہے، دوسری جگہ فرماتا ہے کہ کسی قوم کی دشمنی بھی تمہیں انصاف سے نہ روکے۔ اگر تمہیں دنیاوی خواہشات کے بجائے اللہ کی محبت چاہئے تو پھر (-) کا کام ہے کہ آپس میں انصاف بھی قائم کرے اور غیروں کے ساتھ بھی انصاف قائم کرے۔ فرمایا کہ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی (المائدۃ:9) یہ تقویٰ کے قریب ہے اور ایک (-) کو بار بار یہی حکم ہے کہ تقویٰ کی تلاش کرو، تقویٰ کی تلاش کرو۔

قابل شرم بات یہ ہے کہ اسرائیلی صدر بڑی طاقتوں کو یہ مشورہ دے رہا ہے جو اصل میں تو (-) کی طرف سے آنا چاہئے تھا، لیکن اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ ان (-) ملکوں کو خیال نہیں آیا، سربراہوں کو خیال نہیں آیا تو جب اسرائیل کے صدر نے مغربی طاقتوں کو مشورہ دیا تھا تو اُس وقت (-) ممالک کی جو کونسل ہے، یہ اعلان کرتی کہ ہم اپنے ریجن میں جو بھی فساد ہو رہے ہیں خود سنبھالیں گے اور خصوصاً اُس علاقے کو جو ہمارے ہم مذہب ہیں۔ ہم ایک خدا کو ماننے والے ہیں، ہم ایک رسول کو ماننے والے ہیں، ہم ایک کتاب کی تعلیم پر عمل کرنے والے ہیں اور اس کتاب کو اپنا رہنما ماننے والے ہیں۔ اگر ہم میں اختلاف پیدا ہو بھی گئے ہیں، اگر ایک ملک میں دو فرقوں کی لڑائی یا عوام اور حکومت کی لڑائی کسی جائز یا ناجائز وجہ سے شروع بھی ہو گئی ہے تو ہم اپنی کامل تعلیم کی رُو سے اس مسئلہ کا حل کر لیں گے۔ اگر ایک گروہ سرکشی پر اُتر آیا ہے تو اس سرکشی کو دور کرنے کے لئے ہمیں اگر غیر کی مدد کی ضرورت ہوئی بھی تو ٹیکنیکل مدد یا ہتھیاروں کی مدد تو لے لیں گے لیکن حکمتِ عملی بھی ہماری ہو گی اور افراد بھی ہمارے ہوں گے جو اس فساد اور فتنے کو ختم کرنے کے لئے استعمال ہوں گے۔ اگر یہ سوچ ہو تو کسی غیر کو جرأت نہ ہو کہ (-) ملکوں کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی دیکھیں۔ ہزاروں میل دُور بیٹھے ہوئے کسی کو کسی ملک سے کیا دلچسپی ہے؟ یہی کہ یا تو اُس ملک کی دولت پر قبضہ کیا جائے، یا جو دنیا میں اپنی مخالف بڑی طاقت ہے اُس پر اپنی طاقت کا رعب ڈالنے کے لئے اُن ملکوں کو جو غریب ملک ہیں چھوٹے ملک ہیں جن میں فساد ہو رہے ہیں، زیرِ نگیں کر کے اپنی برتری ثابت کی جائے۔

بہرحال (-) ممالک کی کمزوری ہے اور اپنی تعلیم کو بھولنا ہے جو غیروں کو اتنی جرأت ہے کہ ایک ملک کی حکومت یہ اعلان کرتی ہے کہ یواین او شام پر حملہ کرنے کی اجازت نہ بھی دے تب بھی ہم حملہ کریں گے، یہ ہمارا حق ہے۔ اور حق کی دلیل نہایت بچگانہ ہے کہ یواین او ہماری فارن پالیسی کو dictate نہیں کروا سکتی۔ یہاں فارن پالیسی کا کہاں سے سوال آ گیا؟ جب دشمن کی دشمنی اتنی حد تک بڑھ جائے کہ آنکھوں پر پٹی بندھ جائے تو بظاہر پڑھے لکھے لوگ بھی جاہلانہ باتیں کرتے ہیں۔ ہم ان کی طرف دیکھتے ہیں کہ بڑے عقلمند لوگ ہیں لیکن جاہلوں والی باتیں ہو رہی ہوتی ہیں۔ تم ہزاروں میل دور بیٹھے ہو، تمہارا اس معاملے سے کچھ تعلق بھی نہیں ہے، اگر تعلق ہے جو ہونا چاہئے تو یواین او کا کہ یہ لوگ اُس معاہدے میں، یواین او کے چارٹر میں شامل ہیں۔ کسی انفرادی ملک سے نہ معاہدہ ہے، نہ لینا دینا ہے۔ جس ملک میں فساد ہے اُس سے براہِ راست بھی کسی قسم کا خطرہ نہیں ہے۔ یہاں فارن پالیسی کا کہاں سے سوال آ گیا۔ بہرحال یہ منطق مجھے تو سمجھ نہیں آئی۔ یہ تو ضد بازی ہے اور ڈھٹائی ہے اور اپنی برتری ثابت کرنے کی ایک مذموم کوشش ہے۔ دنیا کے امن اس طرح قائم نہیں ہوتے۔ امن قائم کرنے کے لئے انصاف کے تقاضے پورے کرنے ہوتے ہیں اور انصاف کے تقاضے پورے کرنے کے لئے (دین حق) کی تعلیم جیسی اور کوئی خوبصورت تعلیم نہیں کہ کسی قوم کی دشمنی بھی تمہیں انصاف سے دُور نہ لے جائے۔ اس حوالے سے بار بار مَیں نے دنیا کے لیڈروں کو توجہ دلائی ہے کہ اگر اس طرح کیا جائے تو پھر امن قائم ہوتا ہے۔ اس آیت کی تعلیم سے جو مَیں نے پڑھی ہے اگر یواین او اس اصول پر انصاف قائم کرے تو انصاف قائم ہو گا۔ جہاں ظلم دیکھیں تمام ممالک مشترک کوشش کریں، یہ نہیں ہے کہ کسی کو ویٹو کا حق ہے اور کسی کو اپنی مرضی کرنے

کا حق ہے۔ یہاں کسی ایک ملک کی فارن پالیسی کا سوال نہیں ہے۔

پھر ایک ملک کہتا ہے کہ ہم شام میں امن قائم کرنے کے لئے زمینی فوجیں تو نہیں بھیجیں گے لیکن ہوائی حملے کریں گے۔ یعنی اس شہر اور ملک کو مکمل طور پر کھنڈر بنادیں گے جیسے پہلے بنایا تھا۔ معصوموں کو بھی ماریں گے، بچوں کو بھی ماریں گے، عورتوں کو بھی ماریں گے جس طرح عراق اور لیبیا میں کیا تھا۔ وہاں کیا حاصل ہوا ہے جو یہاں حاصل ہوگا۔ شہر کھنڈر بن گئے اور امن ابھی تک قائم نہیں ہوا۔

اللہ تعالیٰ نے انہی میں سے ان کے توڑ بھی کئے ہوئے ہیں۔ رشیا کے پرائم منسٹر صاحب نے کل ہی بیان دیا ہے بلکہ شاید آرٹیکل لکھا ہے کہ یہ کوئی انصاف نہیں ہے جو تم انفرادی طور پر فیصلے کر رہے ہو۔ اگر یہی فیصلے اس طرح کرنے تھے تو پھر یو این او کس لئے بنائی تھی؟ انہوں نے بڑے واضح طور پر لکھا ہے کہ اگر یہی حال رہا تو یو این او کا حشر بھی لیگ آف نیشنز کی طرح ہوگا۔ اور یقیناً اُس نے صحیح کہا ہے۔

پھر عوام کے حق کے حوالے سے مصر میں حکومت کو الٹا دیا۔ کہا یہ گیا کہ عوام کے حقوق ادا نہیں ہو رہے اور حکومت اپنے آپ کو بچانے کے لئے بے دردی سے عوام کو قتل کر رہی ہے۔ یقیناً یہ سچ ہے کہ حکومت کا یہ رویّہ غلط تھا لیکن مصر میں حکومت گرانے کے بعد جو حکومت آئی، وہ شدت پسندوں اور مذہبی جنونیوں کی حکومت تھی۔ پھر بڑی طاقتوں کو فکر پیدا ہوئی کہ اب کیا ہوگا؟ امریکہ میں ایک بڑے اخبار کے جرنلسٹ نے مجھے سوال کیا کہ اب مصر میں اس کے بعد امن کے قیام کے کیا امکانات ہیں؟ تو میں نے اُسے یہی کہا تھا کہ تم لوگوں نے شاید اپنا اثر قائم کرنے کے لئے حکومت کو الٹوا دیا تھا لیکن تمہارے اندازے کی غلطی ہوگئی۔ اور جو لوگ آئے ہیں وہ نہ تمہاری مرضی کے ہیں، نہ وہاں کی عوام کی مرضی کے ہیں۔ یعنی اکثریت عوام کی اُن کے خلاف ہے۔ ایک چنگاری ابھی بھی سلگ رہی ہے اور تم دیکھنا کہ چند مہینوں تک دوبارہ اسی طرح خون بہے گا جس طرح پہلے بہہ چکا ہے۔ لیکن میرے اندازے سے بہت پہلے یہ خون بہہ گیا۔ گزشتہ دنوں کے مصر کے حالات ہمارے سامنے ہیں۔

مسلمان ممالک میں بے چینی کی جو بھی وجوہات ہوں، عوام کی طرف سے جائز بھی ہوں گی لیکن جب بڑی طاقتیں غلط رنگ میں دخل اندازی کریں گی تو فساد پیدا ہوگا۔ میں نے 2011ء کے شروع میں جب اس بارے میں خطبات دیئے تھے تو واضح کیا تھا کہ (-) کے ان حالات کی وجہ سے امن کے نام پر بڑی طاقتیں جو بھی ظاہری اور خفیہ حکمتِ عملی وضع کریں گی وہ آخر کار (-) کو نقصان پہنچانے والی ہوگی۔ کبھی یہ طاقتیں اپنے مفادات کو متاثر نہیں ہونے دیں گی۔ اور اب یہ دیکھ لیں کہ حسنی مبارک کے زمانے میں جو خون خرابہ ہوا ہے اُس میں عوام کی حمایت کی گئی، اُسے ہٹایا گیا اور کوشش کی گئی، بڑا پراپیگنڈہ ہوا۔ لیکن جب دوسری حکومت نے مفادات کا خیال نہ رکھا اور فوجی حکومت آگئی اور اُس نے پہلے سے بھی زیادہ خون بہایا تو اُس وقت کسی نے عوام سے ہمدردی کا اظہار نہیں کیا، نہ کوئی کوشش کی۔ آخر یہ دوعملی ہے، یہ فرق ہے۔

بہرحال (-) ممالک کی حکومتوں کو اب بھی غیرت دکھانی چاہئے اور اپنے ذاتی مفادات سے بڑھ کر امّتِ (-) کے مفادات کو دیکھنا چاہئے۔ لیکن یہ اُس وقت ہوگا جب دلوں میں تقویٰ پیدا ہوگا، حکومت کرنے والوں کے دلوں میں بھی اور عوام کے دلوں میں بھی۔ یہ اُس وقت ہوگا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کے دعوے کے ساتھ آپ کے اُسوہ حسنہ پر عمل کرنے کی کوشش بھی ہوگی۔ یہ اُس وقت ہوگا جب حاکم بھی اور رعایا بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے درد کو محسوس کرتے ہوئے آپ کی تعلیم پر عمل کرنے کی کوشش کریں گے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے چند ارشادات پیش ہیں جو حاکموں کو بھی اُن کے رویوں اور ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہیں اور عوام کو بھی۔ پہلے حاکموں کے بارے میں چند احادیث پیش کرتا ہوں۔

حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس دن اللہ تعالیٰ کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا اُس دن اللہ تعالیٰ سات آدمیوں کو اپنے سایہ رحمت میں جگہ دے گا۔ اُن میں سے اول امامِ عادل ہے۔ (صحیح البخاری کتاب الحدود باب فضل من ترك الفواحش حدیث نمبر6806) یعنی عدل کی یہ اہمیت ہے۔

پھر حضرت ابوسعیدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کو لوگوں میں سے زیادہ محبوب اور اُس کے زیادہ قریب انصاف پسند حاکم ہوگا۔ اور سخت ناپسندیدہ اور سب سے زیادہ دُور ظالم حاکم ہوگا۔

(سنن الترمذی کتاب الاحکام باب ما جاء فی الامام العادل حدیث 1329)

پھر ایک روایت میں ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کا نگران اور ذمہ دار بنایا ہے، وہ اگر لوگوں کی نگرانی اپنے فرض کی ادائیگی اور اُن کی خیر خواہی میں کوتاہی کرتا ہے تو اُس کے مرنے پر اللہ تعالیٰ اُس کے لئے جنت حرام کردے گا۔

(صحیح البخاری کتاب الاحکام باب من استرعی رعیة فلم ینصح۔ حدیث 7151)

پھر ایک روایت میں آتا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کسی نے سوال پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ میں تمہیں وہ بات بتاتی ہوں جو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اس گھر میں کہتے ہوئے سنا تھا۔ یہ دعا کی قسم ہی بنتی ہے ایک۔ آپ نے فرمایا کہ اے اللہ! میری امت میں سے جسے بھی کسی معاملے کا ولی الامر بنایا گیا اور اُس نے اُمّت پر سختی برتی تو تُو بھی اُس کے ساتھ سختی کا سلوک فرمانا اور جسے میری اُمّت کے کسی معاملے کا ولی الامر بنایا گیا اور اُس نے اُمّت پر نرمی کی تو تو بھی اس پر نرمی کرنا۔

(صحیح مسلم کتاب الامارة باب فضیلة الامیر العادل وعقوبة الجائر...... حدیث نمبر 4722)

تو یہ ہیں حُکّام کے سوچنے کی باتیں، سربراہوں کے سوچنے کی باتیں کہ اللہ کا سایۂ رحمت اگر چاہئے، ...... ہونے کا دعویٰ ہے تو یقیناً یہ خواہش بھی ہوگی، تو پھر انصاف کرنا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ اگر بننا ہے تو ظلم بند کرنا ہوگا، ذاتی مفادات سے بالا ہو کر اپنے فیصلے کرنے ہوں گے۔ اگر جنت میں جانے کی خواہش ہے تو بلا تفریق ہر ایک کی خیر خواہی کرنی ہوگی ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ تمہاری جگہ ہے۔ اور پھر یہ جو آخری حدیث ہے، یہ دعا ہے کہ اے اللہ! جو سختی کرنے والا امیر ہے اُس پر سختی کر اور جو نرمی کرتا ہے تُو اُس پر نرمی کر۔ یہ دعا تو ایک ایمان رکھنے والے کو لرزا کے رکھ دیتی ہے۔ اللہ کرے کہ ہمارے جو (-) حکمران ہیں ان کو عقل آئے اور یہ سوچیں اور سمجھیں۔

پھر عوام کو آپؐ نے کیا حکم دیا کہ حکمرانوں کے ساتھ تم نے کیسا سلوک کرنا ہے، کیا رویہ رکھنا ہے؟

حضرت زید بن وہب کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہؓ بن مسعود سے سنا وہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میرے بعد دیکھو گے کہ تمہاری حق تلفی کر کے دوسروں کو ترجیح دی جا رہی ہے۔ نیز ایسی باتیں دیکھو گے جن کو تم برا سمجھو گے۔ یہ سن کر صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! پھر ایسے وقت میں آپؐ کا کیا حکم ہے؟ فرمایا اُس وقت کے حاکموں کو اُن کا حق ادا کرو۔ (یہ سب کچھ دیکھنے کے باوجود حاکموں کو اُن کا حق ادا کرو) اور تم اپنا حق اللہ سے مانگو۔

(صحیح البخاری کتاب الفتن باب قول النبیﷺ سترون بعدی اموراً تنکرونها حدیث 7052)

پس یہ ہڑتالیں اور خون خرابہ جو ہے، یہ حقوق لینے جو ہیں اس کی تو اجازت نہیں ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ سے حق مانگا جائے تو اللہ تعالیٰ پھر ایسے فیصلے فرماتا ہے کہ دنیا کی نظر بھی وہاں نہیں پہنچ سکتی۔

پھر ایک روایت میں ہے، ایک صحابی نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ یا رسول اللہ! اگر ہم پر ایسے حکمران مسلط ہوں جو ہم سے اپنا حق مانگیں مگر ہمارا حق ہمیں نہ دیں تو ایسی صورت میں آپؐ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ (مجھ سے بھی جو عرب دنیا کے احمدی ہیں وہ پوچھتے رہتے ہیں) تو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اعراض کیا۔ اُس نے اپنا سوال پھر دہرایا۔ آپ نے پھر اعراض کیا۔ اُس نے دوسری یا تیسری دفعہ پھر اپنا سوال دہرایا جس پر اشعث بن قیس نے اُنہیں

پیچھے کھینچا۔ یعنی خاموش کروانے کی کوشش کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ سوال پسند نہیں آیا تم پیچھے آ جاؤ، نہ کرو یہ سوال۔ تب رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسے حالات میں اپنے حکمرانوں کی بات سنو اور اُن کی اطاعت کرو۔ جو ذمہ داری اُن پر ڈالی گئی ہے اُن کا مؤاخذہ اُن سے ہوگا اور جو ذمہ داری تم پر ڈالی گئی ہے اُس کا مؤاخذہ تم سے ہوگا۔

(صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب فی طاعۃ الامراء وان منعوا الحقوق حدیث نمبر4782)

پھر ایک حدیث ہے۔ جنادہ بن ابی امیہ نے کہا کہ ہم عبادہ بن صامت کے پاس گئے۔ وہ بیمار تھے۔ ہم نے کہا اللہ تمہارا بھلا کرے۔ ہم سے ایسی حدیث بیان کرو جو تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سنی ہو، اللہ تم کو اُس کی وجہ سے فائدہ دے۔ انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو بلا بھیجا۔ ہم نے آپ سے بیعت کی۔ آپ نے بیعت میں ہمیں ہر حال میں خواہ خوشی ہو یا ناخوشی، تنگی ہو یا آسانی ہو اور حق تلفی میں بھی یہ بیعت لی کہ بات سنیں گے اور مانیں گے۔ آپ نے یہ بھی اقرار لیا کہ جو شخص حاکم بن جائے ہم اُس سے جھگڑا نہ کریں سوائے اس کے کہ تم اعلانیہ اُن کو کفر کرتے دیکھو جس کے خلاف تمہارے پاس اللہ کی طرف سے دلیل ہو۔

(صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب وجوب طاعۃ الامراء فی غیر معصیۃ......حدیث 4771)

کفر ایسا جس کی دلیل واضح طور پر موجود ہونی چاہئے۔ یہ نہیں کہ کفر کے فتوے لگا دیئے جس طرح آج کل کے علماء لگا دیتے ہیں۔

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ بتایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، (حدیث قدسی ہے) کہ اے میرے بندو! میں نے اپنی ذات پر ظلم حرام کر رکھا ہے اور تمہارے درمیان بھی اُسے حرام کر رکھا ہے۔ پس تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔

(صحیح مسلم کتاب البر و الصلۃ و الآداب باب تحریم الظلم حدیث6572)

پس اگر خدا تعالیٰ کے مؤاخذہ سے بچنا ہے تو اپنے فرائض ادا کرتے رہو، باقی حُکّام کا معاملہ اللہ کے ساتھ ہے اور دعاؤں میں لگے رہو۔

اور پھر اسی طرح جیسا کہ مَیں نے کہا حُکّام کا جو کفر ہے، یہ بھی واضح شرعی احکام کی واضح طور پر خلاف ورزی ہو تب نہیں ماننا۔ اپنی توجیہات نہیں دینی۔ جس طرح پاکستان میں مثلاً احمدیوں کے ساتھ ہو رہا ہے............ اس کے علاوہ جو ملکی قانون ہیں اُس کی پابندی کرنی ہے۔

پس تمام تعلیم کا خلاصہ یہ آخری حدیث میں ہے کہ ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔ نہ حکام رعایا پر ظلم کریں، نہ رعایا حُکّام سے اپنا حق لینے کے لئے اُن پر کوئی ایسی کارروائی کرے جس سے ظلم ثابت ہوتا ہو۔ اب یہ کام حُکّام اور رعایا دونوں کا ہے کہ دیکھیں کیا وہ اس تعلیم پر عمل کر رہے ہیں۔ کیا حُکّام جو ہیں انصاف کے اعلیٰ معیاروں کو چھو رہے ہیں؟ کیا اپنے ہر فیصلے پر اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کر اُس کی تعلیم پر عمل کر رہے ہیں؟ اسی طرح کیا رعایا جو ہے سوائے کسی حاکم کے خدا تعالیٰ کے واضح شرعی احکامات کی خلاف ورزی کرنے کے حکم کے، جو باقی احکام ہیں اُس پر سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا کہہ کر عمل کرنے والی ہے؟ کیا ظالم حکمرانوں کے خلاف صرف اپنے رب کے سامنے رونے والے ہیں؟ اگر آج کوئی یہ کرنے والے ہیں تو شاید احمدیوں کے علاوہ اور کوئی نہیں ہوگا۔ اگر نہیں تو ہم پھر اس حالت میں اور اس زمانے میں واپس چلے جائیں گے جو ظَھَرَ الْفَسَادُ (-) کا زمانہ تھا اور (-) پر یہ زمانہ آنا بھی تھا۔ قرآنِ کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق مسیح موعود اور مہدی معہود کے زمانے میں بھی ایسے حالات ہی پیدا ہونے تھے۔ پس (-) حکمرانوں کو بھی اور رعایا کو بھی اس بات پر غور کرنے کی ضرورت ہے کہ فسادوں کو دُور کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے کو تلاش کریں اور اُس کے دامن کو پکڑیں۔ شام کے لوگ خاص طور پر اور (-) عموماً حضرت مسیح موعود کے صرف اسی الہام پر غور کر لیں کہ ''بَلَاءُ دِمَشْق'' (تذکرہ صفحہ نمبر 603 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ) تو اُن کو پتہ چل جائے گا کہ یہ پیشگوئی کرنے والا اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجا ہوا ہے، اُس کی بات سنیں ورنہ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے کے علاوہ کوئی اور نہیں جو رہنمائی کرنے والا ہے۔ ملکوں کے ان رویوں کی وجہ سے جو مذہبی شدت پسند تنظیمیں ہیں یا مذہب کے نام پر اپنی حکومتیں قائم کرنے والی جو تنظیمیں ہیں، یہی فائدہ اُٹھائیں گی اور پھر جو آپس میں قتل و غارت گری کا بازار گرم ہوگا وہ تصور سے بھی باہر ہے۔

خدا تعالیٰ (-) رہنماؤں کو بھی عقل دے اور عوام کو بھی عقل دے۔ اللہ تعالیٰ کے اس حکم کے اس مضمون کو سمجھیں کہ (-) (المائدۃ:3) کہ نیکی اور تقویٰ میں تعاون کرنے والے ہوں۔ نیکی اور تقویٰ میں ترقی کرنے والے ہوں، محبت کے پھیلانے والے ہوں، دلوں کو جیتنے والے ہوں۔

حکومت جو ہے کبھی دلوں کو جیتے بغیر نہیں ہو سکتی۔ عوام کے حق ادا کئے بغیر نہیں ہو سکتی۔ ہر (-) لیڈر کو اس روح کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ اپنی تاریخ پر نظر ڈالیں کہ ایک زمانہ تو وہ تھا کہ جب عیسائی عوام (-) حکومت کے عدل و انصاف کو دیکھ کر یہ دعا کرتے تھے کہ ہمیں عیسائی حکمرانوں سے جلد چھٹکارا ملے اور ہم پھر (-) کی حکومت کے زیرِ سایہ آ جائیں اور کہاں آج یہ زمانہ ہے کہ (-) سے بے انصافی کا مرتکب ہو رہا ہے۔ (-) (الفتح:30) کے بجائے گردنیں کاٹی جا رہی ہیں۔ (-) عیسائی ملکوں میں امن سے رہنے کے لئے، پناہ لینے کے لئے دوڑ رہے ہیں، انصاف کے حصول کے لئے دوڑ رہے ہیں، آزادی سے رہنے کے لئے دوڑ رہے ہیں۔ کاش کہ (-) ممالک کے حکمران اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں۔ خدا کرے کہ کسی طرح ان تک ہمارا یہ پیغام پہنچ جائے۔ اسی طرح مغربی ممالک اور بڑی طاقتوں تک بھی یہ پیغام پہنچ جائے جو مَیں نے بتایا۔ جو کہ جیسا میں نے کہا کہ پہلے بھی مختلف ذرائع سے پہنچا چکا ہوں کہ بعید نہیں کہ شام کے خلاف جو کارروائی ہے، یہ ملک سے نکل کر دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لے۔ پس ہر ملک میں رہنے والے احمدی کا اپنے ملک سے وفا کا یہ تقاضا ہے اور خاص طور پر ہر وہ احمدی جو ان مغربی ممالک میں رہ رہا ہے کہ ان سیاستدانوں کو آنے والی تباہی سے ہوشیار کریں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ دنیا کو حضرت مسیح موعود کی صداقت ماننے کی توفیق عطا فرمائے۔ حاکموں اور رعایا کو اپنے حقوق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور وہ خانہ جنگی کو ختم کر کے اس تباہی سے بچیں۔ یورپ اور مغرب کے حکمرانوں کی بھی آنکھیں کھولے کہ وہ عدل اور انصاف سے کام لیں اور ظلم سے بچیں۔ ہر چھوٹے سے چھوٹے ملک کا بھی حق ادا کرنے کی کوشش کریں اور کسی ملک کی مدد ذاتی مفادات کے لئے نہ ہو، بلکہ حق کی ادائیگی کے لئے ہو۔ اللہ تعالیٰ افرادِ جماعت کو ان حالات کے ہر شر سے محفوظ رکھے۔ خاص طور پر شام میں تو بہت سارے احمدی متاثر ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے شام کے بارے میں ایک انذاری الہام فرمایا تھا کہ ''بلاءِ دمشق'' تو جلد اس خوشخبری والے الہام کو بھی پورا فرما دے اور ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک کے سامان پیدا فرمائے جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ (-) یعنی تیرے لئے شام کے ابدال دعا کرتے ہیں اور عرب سے اللہ کے بندے دعا کرتے ہیں۔ (تذکرہ صفحہ نمبر 100 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ)

اللہ تعالیٰ کرے کہ سارا عرب جلد سے جلد مسیح (موعود) کے جھنڈے تلے آنے والا ہوتا کہ عرب دنیا کی بے چینی جسے دنیا نے عرب سپرنگ (Arab Spring) کا نام دیا ہوا ہے یہ دنیاوی نہیں بلکہ روحانی فیض کا چشمہ بن جائے۔ یہ لوگ حضرت مسیح موعود کے لئے دعائیں کرنے والے بن جائیں اور آپ کے ساتھ جڑ کر (دین) کی حقیقی تعلیم کو جو پیار اور محبت اور امن کی تعلیم ہے، دنیا میں پھیلانے والے بن جائیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ہماری ذمہ داریاں سمجھنے اور اُنہیں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہم اللہ تعالیٰ کی رحمت جذب کرنے والے ہوں اور دنیا کی حق کی طرف ہمیشہ رہنمائی کرتے رہنے والے ہوں۔ امن اور انصاف کو قائم کرنے والے ہوں اور اس تعلیم کو پھیلانے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ دنیا کو بھی جنگ کی ہولناکیوں اور تباہیوں سے بچائے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم اویس احمد نوید صاحب مربی سلسلہ شعبہ تاریخ احمدیت ابن مکرم چوہدری آفاق احمد صاحب باجوہ سیکرٹری وقف نو دارالرحمت وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے کزن عزیزم حافظ طلحہ افضال باجوہ ابن مکرم اقبال صاحب باجوہ آف کینیڈا نے بعمر 11 سال 11 ماہ قرآن کریم حفظ کرنے کی سعادت ایک سال اور آٹھ ماہ میں حاصل کی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت 19 مئی 2013ء کو وینکوور میں اپنے دست مبارک سے سند خوشنودی عطا فرمائی۔ عزیزم حافظ طلحہ افضال باجوہ مکرم چوہدری محمد امین باجوہ صاحب کا پوتا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ قرآن پاک کی برکت سے برادرم حافظ طلحہ افضال باجوہ کو مزید ترقیات اور برکتیں عطا فرمائے اور ہم سب کو بھی ان برکات سے حصہ عطا فرمائے۔ آمین

نکاح

مکرم منیر احمد باجوہ صاحب فیکٹری ایریا احمد ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مورخہ 2 ستمبر 2013ء کو بعد نماز ظہر وعصر بیت الفضل لندن میں خاکسار کے بیٹے مکرم مدثر احمد زکی صاحب کے نکاح کا اعلان مکرمہ عابدہ محمود صاحبہ بنت مکرم طاہر محمود احمد صاحب سیکرٹری جماعت احمدیہ ہالینڈ کے ساتھ مبلغ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر فرمایا۔ دونوں وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہیں۔ دولہا محترم عطاء اللہ باجوہ صاحب مرحوم آف چک 30-11/L چیچہ وطنی ضلع ساہیوال کا پوتا اور دلہن محترم چوہدری ناصر احمد سراء صاحب آف سندھ کی پوتی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کیلئے ہر لحاظ سے مبارک کرے، اس جوڑی پر ہمیشہ اپنے فضل وکرم اور پیار کی نظر ڈالے اور اس رشتہ کو مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم رضوان کوثر صاحب مربی سلسلہ دارالنصر غربی اقبال ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

محترم سعید احمد صابر صاحب سابق معلم وقف جدید مورخہ 10 اکتوبر 2013ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے آپ معدے کے کینسر میں مبتلا تھے۔ مرحوم خدا کے فضل سے موصی تھے۔ آپ کی نماز جنازہ اسی دن بعد نماز عصر مکرم عطاء البصیر صاحب مربی سلسلہ نے بیت اقبال دارالنصر غربی میں پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کے بعد دعا بھی انہوں نے ہی کروائی۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، تمام جماعتی چندوں میں حصہ لینے والے، بہت صابر شاکر، جماعت سے محبت کرنیوالے، دوسروں کی تکلیف کا احساس اور اسے دور کرنے والے، بچوں سے شفقت کرنے والے سادہ مزاج تھے۔ معدے کے کینسر میں مبتلا ہوکر تقریباً ایک ماہ ہسپتال داخل رہ کر خدا کے حضور حاضر ہوگئے۔ مرحوم نے پسماندگان میں خاکسار، مکرم رشید احمد تنویر صاحب ایڈووکیٹ ربوہ، مکرم وحید احمد قمر صاحب برطانیہ اور مکرمہ امۃ السلام صاحبہ اہلیہ مکرم دانیال ضیاء صاحب امریکہ چھوڑی ہیں احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے نیز ان کے لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار کے والد صاحب کی بیماری کے دوران جن جن احباب وخواتین نے ان کے لئے دعائیں کیں اور پھر والد صاحب کی وفات کے بعد اظہار تعزیت کیا، اللہ تعالیٰ سب کو اس کی بہترین جزا عطا فرمائے۔ آمین

دعائیہ الوداعی تقریب

مکرم رانا مبارک احمد صاحب محاسب جماعت احمدیہ لاہور سے لندن شفٹ ہوگئے ہیں ان کی خدمات کے اعتراف کے سلسلہ میں ایک دعائیہ الوداعی تقریب مورخہ 27 جنوری 2013ء کو دارالذکر لاہور میں مکرم طاہر احمد ملک صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع لاہور کی زیرصدارت منعقد ہوئی۔ مکرم رانا مبارک احمد صاحب تیس سال صدر حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور، سیکرٹری مال، سیکرٹری تحریک جدید سیکرٹری وقف جدید ضلع لاہور رہے اور اس وقت وہ بطور محاسب جماعت احمدیہ لاہور اور صدر حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی خدمات سرانجام دے رہے تھے۔ آپ روزنامہ الفضل اور رسالہ المصلح کراچی کے اعزازی نمائندہ کے طور پر خدمات سرانجام دیتے رہے۔ محترم امیر صاحب اور ان کی مجلس عاملہ کے اراکین نے بھی باری باری ان کی نمایاں خدمات کا تفصیل کے ساتھ تذکرہ کیا۔ آخر میں مکرم رانا مبارک احمد صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور جماعت کا شکریہ ادا کیا۔ محترم امیر صاحب نے دعا کروائی۔ گروپ فوٹو ہوا۔ اور چائے وغیرہ سے تواضع کی گئی۔

کلاس داعیان

(خدام الاحمدیہ رحیم یار خان شہر)

مکرم سہیل احمد جٹ صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ رحیم یار خان شہر تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 29 ستمبر 2013ء کو مجلس خدام الاحمدیہ رحیم یار خان شہر کو عباسیہ ٹاؤن میں کلاس داعیان اور کلوا جمیعاً کا پروگرام کرنے کی توفیق ملی۔ مجلس سوال و جواب میں مکرم حفیظ اختر شہزاد صاحب مربی سلسلہ جماعت احمدیہ ضلع رحیم یار خان نے سوالوں کے جواب دیئے اس کے بعد کلوا جمیعاً کروایا گیا۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں مزید جماعتی خدمات بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

جلسہ سیرت النبی ﷺ

مکرم صغیر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ محمودہ ضلع راولپنڈی تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیرت النبی ﷺ کا جلسہ مورخہ 22 ستمبر 2013ء کو بیت الحمد محمودہ زیرصدارت مکرم رضوان احمد مجوکہ صاحب مربی سلسلہ محمودہ ساڑھے 10 بجے صبح تا ڈیڑھ بجے دوپہر منعقد کیا گیا۔ مقامی جماعت کے علاوہ قریب کی ضلعی جماعتوں چونترہ اور چہان کے احباب بھی شریک ہوئے حاضری 137 رہی۔ 10 مہمان بھی شامل ہوئے۔

جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا آنحضرت ﷺ کی شان میں مختلف اوقات میں تین نظمیں خدام نے پیش کیں اور آنحضرت ﷺ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر مربیان کرام اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ تقسیم انعامات کے بعد خاکسار نے تمام معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ آخر پر مکرم ملک فخر اقبال شبلی صاحب نے دعا کروائی دعا کے ساتھ یہ جلسہ اپنے اختتام کو پہنچا۔ ڈیڑھ بجے ظہر وعصر کی نمازیں ادا کی گئیں نمازوں کے بعد ضیافت کا انتظام تھا۔ اللہ اس کے نیک نتائج ظاہر کرے۔

درخواست دعا

مکرم منور احمد قمر صاحب مربی سلسلہ بہاولپور تحریر کرتے ہیں۔

میری اہلیہ مکرمہ شبانہ تبسم صاحبہ گزشتہ کچھ ایام سے وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور میں پتہ میں تکلیف کی وجہ سے زیرعلاج ہیں اور آپریشن متوقع ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم صحت کاملہ وعاجلہ عطا کرے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

بازیافتہ نقدی

مکرم مباہل مغل صاحب ربوہ ڈیکوریشن سنٹر ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کو کچھ رقم ملی ہے جس کی ہو نشانی بتا کر لے جائے۔ رابطہ کے لئے فون نمبر: 0308-7967327 پر کال کریں۔

☆..........☆..........☆

دوا، تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
کامیاب علاج۔ ہمدردانہ مشورہ
نوجوانوں کے امراض ونفسیاتی بیماریاں
عورتوں کی مرض اٹھرا، بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہوجانا
1954 NASIR ناصر 2012
دنیائے طب کی خدمات کے 58 سال
بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج
مطب حکیم میاں محمد رفیع ناصر
الحکمت (ناصر دواخانہ) گول بازار۔ ربوہ
TEL.047-6212248, 6213966

سفوف مفرح: گھبراہٹ، لوگنا، گرمی کی قے وگرمی کے بخار میں مفید ہے۔
حب سعال: کھانسی خشک وتر ہر قسم میں مفید ہے۔
اکسیر الرجال: مردانہ طاقت کی بے مثال دوا
یہ تینوں دوائیں دواخانہ ہذا کے قدیم، مفید اور مؤثر مجربات ہیں
خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ۔
تحقیق تجربہ اور کامیابی کے 55 سال
فون: 047-6211538
فیکس: 047-6212382

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

28/اکتوبر 2013ء

12:30 am	Beacon of Truth Live (سچائی کا نور)
1:40 am	فوڈ فار تھاٹ
2:30 am	(دین) کے مطابق زندگی کا مفہوم
3:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 25/اکتوبر 2013ء
4:15 am	سوال وجواب
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:30 am	یسرنا القرآن
6:00 am	حضور انور سے طلباء کی ملاقات
7:05 am	فوڈ فار تھاٹ
7:40 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 25/اکتوبر 2013ء
8:50 am	ریئل ٹاک
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am	الترتیل
12:00 pm	حضور انور کا مغربی افریقہ کا دورہ 13 مارچ 2004ء
12:45 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:20 pm	آداب زندگی
2:00 pm	فرنچ پروگرام 7 مارچ 1999ء
3:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 9/اگست 2013ء (انڈونیشین ترجمہ)
4:10 pm	سفر بذریعہ ایم۔ٹی۔اے
5:05 pm	تلاوت قرآن کریم
5:30 pm	الترتیل
6:05 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 4 جنوری 2008ء
7:05 pm	بنگلہ پروگرام
8:10 pm	سفر بذریعہ ایم۔ٹی۔اے
8:40 pm	سیرت حضرت مسیح موعود
9:00 pm	راہ ہدیٰ
10:30 pm	الترتیل
11:05 pm	عالمی خبریں
11:30 pm	حضور انور کا مغربی افریقہ کا دورہ

29/اکتوبر 2013ء

12:20 am	ریئل ٹاک
1:25 am	راہ ہدیٰ
3:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 4 جنوری 2008ء
4:00 am	سفر بذریعہ ایم۔ٹی۔اے
4:30 am	سیرت حضرت مسیح موعود
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:35 am	الترتیل
6:15 am	حضور انور کا مغربی افریقہ کا دورہ 13 مارچ 2004
7:00 am	آداب زندگی
7:35 am	کڈز ٹائم
8:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 4 جنوری 2008ء
9:10 am	سفر بذریعہ ایم۔ٹی۔اے
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:35 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	جلسہ سالانہ یوکے 26 جولائی 2009ء
1:30 pm	A Trip to Dorrigo
2:15 pm	سوال وجواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 25/اکتوبر 2013ء (سندھی سروس)
5:05 pm	تلاوت قرآن کریم
5:35 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	ریئل ٹاک
7:00 pm	بنگلہ پروگرام
8:00 pm	سپینش سروس
8:30 pm	قرآنک کوئز
9:30 pm	غزوات النبیؐ
10:10 pm	نور مصطفویؐ
10:35 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	جلسہ سالانہ یوکے

ہاضمے کا لذیذ چورن کھانا ہضم کرتا ہے
تریاق معدہ
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

اب بھی شاندار سٹائل ڈیزائننگ کے ساتھ
پیچ
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، ربوہ 0300-4146148
فون شوروم پتوکی 047-6214510-049-4423173

نوزائیدہ اور شیر خوار بچوں کے امراض
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

درخواست دعا

مکرم عطاء المجیب راشد صاحب امام بیت الفضل لندن نے اطلاع دی ہے۔ مکرم لئیق احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ بریڈ فورڈ کی اہلیہ محترمہ کافی لمبے عرصہ سے بیمار ہیں اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ حالت فکرمندی کی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے ان کو صحت وسلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

مکرم ظہیر احمد صاحب کارپنٹر نصیر آباد رحمٰن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی خوشدامن مکرمہ بشریٰ سلطان صاحبہ بیوہ مکرم سلطان احمد صاحب طاہر آباد شرقی ربوہ بعارضہ کینسر بیمار ہیں۔ بیماری شدت اختیار کر رہی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ وعاجلہ عطا کرے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

مکرم محمد احمد مظفر علوی صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت اور اشتہارات کے بقایاجات کی وصولی کیلئے دورہ پر ہیں تمام عہدیداران واحباب جماعت سے بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

سونے اور چاندی کے دلکش زیورات کا مرکز
GM
میاں غلام مصطفیٰ جیولرز
میرک ضلع اوکاڑہ 044-2003444-2689125
طالب دعا میاں غلام صابر
0345-7513444
0300-6950025

مٹاپا ختم
ایک ایسی دوا جس کے چھ ماہ تک استعمال سے خدا کے فضل سے وزن 40 پونڈ تک کم ہوجاتا ہے۔ دوا گھر بیٹھے حاصل کریں
عطیہ ہومیو میڈیکل ڈسپنسری اینڈ لیبارٹری
ساہیوال روڈ نصیر آباد رحمٰن ربوہ 0308-7966197

المبارک جیولرز
چوک دربار والا سی بلاک۔ صرافہ بازار اوکاڑہ
طالب دعا میاں مبارک احمد 0331-7467452
میاں نوید احمد 0333-6961355
044-2511355-2521355

اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہوں
دی ریڈیانک کمپیوٹر (جدید ترین ہومیوپیتھی)
جب آپ ہر طرف سے مایوس ہوجائیں تو اس موقعہ پر صرف اور صرف ریڈیانک ہومیوپیتھی ہی کام آسکتی ہے۔ تمام پیچیدہ امراض کی تشخیص اور دوا کا انتخاب بذریعہ ریڈیانک کمپیوٹر کیا جاتا ہے۔
ہومیوپیتھک ڈاکٹر مشتاق احمد کھوکھر
D.H.M.S,R.H.M.P
(ناغہ بروز جمعۃ المبارک) 0332-6689002
بیسمنٹ لاثانیہ ہوٹل۔ سوساں روڈ۔ مدینہ ٹاؤن فیصل آباد

ربوہ میں طلوع وغروب 22۔اکتوبر	
طلوع فجر	4:54
طلوع آفتاب	6:14
زوال آفتاب	11:53
غروب آفتاب	5:31

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

22/اکتوبر 2013ء

1:30 am	راہ ہدیٰ
3:05 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 11/اکتوبر 2013ء
6:10 am	بیت الرحمٰن کا افتتاح
8:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 28 دسمبر 2007ء
9:55 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	جلسہ سالانہ یوکے 24 جولائی 2009ء
2:00 pm	سوال وجواب
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 18/اکتوبر 2013ء
11:30 pm	جلسہ سالانہ یوکے

ہمارے ہاں ہر قسم کا فرنیچر آرامشین پر خوبصورتی اور پائیداری کے ساتھ تیار کیا جاتا ہے
آزاد فرنیچر اینڈ آرا مشین
طالب دعا: مرزا محمد اکرم مغل: 0300-7963612
مرزا مبارز احمد مغل: 0300-7942090
گلی 8 محلہ عثمان ٹاؤن۔ مغل چوک۔ 7 چک والا روڈ۔ سرگودھا روڈ۔ فیصل آباد

بلال فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری
بانی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم سرما: صبح 9 بجے تا 4½ بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 1½ بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجیے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

FR-10